

از عدالت الاعظمیٰ

دی ٹراوانکورر براینڈٹی کو، لمیٹڈ۔

بنام

دی کمشنر آف ایگریکلچرل انکم ٹیکس، کرلیہ

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ۔ اور۔ جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

زرعی انکم ٹیکس۔ ربر پلانٹیشن۔ ناچختہ درختوں پر خرچ۔ آیا کٹوتی جائز ہے۔ ٹراوانکور۔ کوکن زرعی آمدنی
- ٹیکس ایکٹ، 1950 (Tr. Co. XXII آف 1950)، دفعہ 5۔

ٹراوانکور۔ کوچن ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ 1950 کے دفعہ 5 (f) میں کسی شخص کی زرعی آمدنی کا
حساب لگانے میں، کسی بھی اخراجات کی کٹوتیوں کی اجازت دی گئی ہے "مکمل طور پر اور خصوصی طور پر زرعی
آمدنی حاصل کرنے کے مقصد کے لیے رکھی گئی ہے"۔ ربر کے باغات نے دعویٰ کیا تھا کہ ناچختہ ربر کے
درختوں کی دیکھ بھال اور ان کی دیکھ بھال پر خرچ کی جانے والی رقم کو اس کی زرعی آمدنی کا حساب لگاتے
ہوئے منہا کیا جانا چاہیے لیکن اس کی اجازت اس بنیاد پر مسترد کر دی گئی تھی کہ الفاظ سے پہلے آرٹیکل "the"
کا استعمال زرعی آمدنی سے مراد کٹوتی ہے۔ اس سال کی آمدنی جس میں درختوں پر رقم خرچ کی گئی ان کی آمدنی
ہوتی ہے۔

منعقد کیا گیا، کہ تعین کنندہ کٹوتی کے دعوے کے ایڈ کا حقدار تھا۔ یہ کٹوتی کے دعوے کا کوئی جواب نہیں
تھا کہ ان اخراجات نے زیر بحث سال میں کوئی منافع نہیں دیا کیونکہ اس سال درخت ربر کی پیداوار نہیں دے
رہے تھے۔

ولامبروسا ربر کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ فارمر، (1910) TC 5(1910) 529، اس کے بعد۔

آسام بنگال سیمنٹ کو۔ لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال، (1955) SCR 1
972، قابل اطلاق نہیں ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبرز 290 تا 292 آف 1959۔

کیرالہ ہائی کورٹ کے 6 دسمبر 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے زرعی انکم
ٹیکس کے حوالہ کردہ مقدمات زیر نمبرات 15، 18 اور 19 آف 1955 کی اپیلیں۔

سی۔ کے۔ دا پھترے، سالیسٹر جنرل آف انڈیا، تھامس ولاپالے اور ایم بی کے پلائے، اپیل
کنندگان کے لیے (تمام اپیلوں میں)

سردار بہادر، مدعا علیہ کے لیے۔

15 دسمبر 1960 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور۔ یہ تینوں اپیلیں کیرالہ ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعہ
لائی گئی ہیں اور 1955 کے تین زرعی انکم ٹیکس ریفرنس نمبرات 15، 18 اور 19 میں دیے گئے اس عدالت
کے مشترکہ فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔ سوال اٹھایا گیا پہلا حوالہ یہ تھا:

"چاہے ٹراوانکور۔ کوچن ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ، 1950 کے تحت پہلے سے لگائے گئے ربڑ کی
جائیداد کی قابل تخمینہ زرعی آمدنی کا حساب لگانے میں اور ان دونوں پر مشتمل ربڑ کے پختہ درخت اور نا پختہ ربڑ
کے پودے جو اثر میں نہیں آئے ہیں، سالانہ اخراجات کے لیے اٹھائے گئے اخراجات۔ ربڑ کے ایسے پلانٹس
کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال جائز کٹوتی نہیں ہے، اور اگر ایسا ہے تو، متعلقہ اکاؤنٹنگ سال 1952 میں تخمینہ

لگانے والے کی طرف سے خرچ کیے گئے 42,660۔ 1-4-1 کی رقم، اس عنوان کے تحت کٹوتی کی جاسکتی ہے۔

اور دوسرے دو سوالوں کا حوالہ دیا گیا تھا:

"کیا نا پختہ ربر کے درختوں کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال کے لیے اٹھنے والے اخراجات 1950 کے ایکٹ XXII کے دفعہ 5(j) کے تحت جائز کٹوتی ہیں؟"

تمام ریفرنسز میں سوالات کے جوابات نفی میں اور اپیل کنندہ کے خلاف تھے۔

اپیلوں کا تعلق تین اکاؤنٹنگ سال 1950، 1951 اور 1952 (تشخیصی سال 1951-52، 1952-53 اور 1953-54) سے ہے۔ اپیل کنندگان کے پاس ربر کے باغات ہیں اور اکاؤنٹنگ سال 1950 میں، تشخیصی سال 1951-52 کے مطابق، اپیل کنندگان کے پاس 3558-84 ایکڑ رقبہ زیر کاشت تھا جس میں سے 334-64 ایکڑ پر نا پختہ ربر کے درخت تھے اور باقی یعنی 20.3224 ایکڑ کاشت کے تحت ربر کی پیداوار دینے والے پختہ درخت۔ اس سال 19,056-0-9 روپے کی رقم، جو ربر کے باغات کے نا پختہ حصے کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال کے لیے خرچ کی گئی تھی، زرعی انکم ٹیکس ٹریبونل نے اجازت دی تھی اور مدعا علیہ کی درخواست پر اس کا حوالہ دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے زرعی انکم ٹیکس ایکٹ (1950) کا ایکٹ XXII کے دفعہ 60(1) کے تحت، اس کے بعد اسے 'ایکٹ' قرار دیا اور یہ 1955 کا حوالہ نمبر 18 تھا۔

تشخیصی سال 1952-53 کے حسابی سال 1951 کے دوران اپیل کنندہ کے پاس کل 3426-55 ایکڑ رقبہ زیر کاشت تھا جس میں سے 3091-91 ایکڑ ربر کی پیداوار دینے والے بالغ درخت تھے اور 334-64 ایکڑ میں نا پختہ ربر کے درخت تھے۔ اس سال میں 59,271-9-5 روپے کی رقم ربر اسٹیٹ کے نا پختہ حصے کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال کے لیے خرچ کی گئی تھی۔ اس رقم کی اجازت زرعی انکم ٹیکس ٹریبونل نے دی تھی اور مدعا علیہ کے کہنے پر ایکٹ کے دفعہ 60(1) کے تحت ہائی کورٹ میں ایک حوالہ دیا گیا تھا اور وہ 1955 کا حوالہ نمبر 19 تھا۔

1955 کے زرعی انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 15 میں جو کہ اکاؤنٹنگ سال 1952 اور سال 1953-54 سے متعلق ہے، زیر کاشت رقبہ 3453-65 تھا جس میں سے 2967-91 ایکڑ میں ربر کے پختہ درخت تھے اور 487-485 ایکڑ پر کاشت کی گئی تھی۔ نا پختہ ربر اگنے والے درخت۔ اس سال نادان ربر کے درختوں کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال پر خرچ کی گئی رقم 1-4-42,660 روپے تھی۔ تاہم، اس صورت میں، زرعی انکم ٹیکس ٹریبونل نے اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کر دیا اور اخراجات کو مسترد کر دیا۔ اپیل کنندہ کی استدعا پرایکٹ کے دفعہ 60(1) کے تحت ہائی کورٹ کو ایک کیس بتایا گیا اور اس کا جواب نفی میں اور اپیل کنندہ کے خلاف دیا گیا۔ تمام معاملات میں تشخیص کنندہ کمپنی اپیل کنندہ ہے اور فیصلہ کے لیے اہم سوال یہ ہے کہ کیا نا پختہ ربر کے درختوں کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال کے لیے خرچ کی گئی رقم ایکٹ کے دفعہ 5(j) کے تحت قابل اجازت کٹوتی ہے۔

ایکٹ کے تحت چارجنگ دفعہ، دفعہ 3 ہے اور دفعہ 5 کا تعلق زرعی آمدنی کے حساب سے ہے۔ یہ بتاتا ہے:-

دفعہ 5 "کسی شخص کی زرعی آمدنی کا حساب درج ذیل کٹوتیوں کے بعد کیا جائے گا، یعنی:-

(i) کوئی بھی خرچ (سرمایہ دارانہ اخراجات یا تعین کنندہ کے ذاتی اخراجات کی نوعیت میں نہ ہو) مکمل طور پر اور خصوصی طور پر زرعی آمدنی حاصل کرنے کے مقصد کے لیے مقرر یا خرچ کیا گیا ہو۔ اس سلسلے میں ہائی کورٹ نے کہا:

"ہم یہ کہنا ناممکن سمجھتے ہیں کہ نا پختہ ربر کے پودوں کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال پر خرچ کی جانے والی رقم کو "زرعی آمدنی حاصل کرنے کے مقصد کے لیے" رکھا گیا تھا یا خرچ کیا گیا تھا، اس سے بہت کم تھا کہ وہ "مکمل اور خصوصی طور پر" رکھے گئے یا خرچ کیے گئے۔ اس مقصد کے لیے۔"

"زرعی آمدنی"، سیاق و سباق میں، صرف متعلقہ اکاؤنٹنگ سال میں حاصل کی گئی زرعی آمدنی سے مراد ہو سکتی ہے نہ کہ کسی اور مدت کی زرعی آمدنی۔

ہماری رائے میں ہائی کورٹ نے متعلقہ شق کے بارے میں غلط نقطہ نظر اختیار کیا ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کٹوتی کے طور پر دعویٰ کیا گیا خرچ مکمل طور پر اور صرف آمدنی حاصل کرنے کے مقصد کے لیے رکھا گیا تھا لیکن زرعی آمدنی سے پہلے کے مخصوص مضمون "The" کے استعمال نے اس تشریح کو جنم دیا ہے کہ کٹوتی اس سال کی آمدنی جس میں جن درختوں پر خرچ کی گئی رقم کا دعویٰ کیا گیا تھا اس سے کوئی آمدنی ہوتی تھی۔ کچھ اسی طرح کے معاملے میں ولامبروسا ربر کو۔ لمیٹڈ بمقابلہ فارمر میں جس قسم کے اخراجات کا دعویٰ کیا گیا ہے اس کی اجازت انگریزی انکم ٹیکس ایکٹ کی اسی شق کے تحت دی گئی تھی۔ اس صورت میں ایک ربر کمپنی کے پاس ایک اسٹیٹ تھی جس میں تشخیص کے سال میں صرف 1/7 ربر پیدا کرتا تھا اور باقی 6/7 ربر کی پیداوار کے لیے کاشت کے عمل میں تھا۔ یہ شامل کیا جاسکتا ہے کہ ربر کے درخت اس وقت تک ربر نہیں دیتے جب تک کہ وہ تقریباً چھ سال کے نہ ہوں۔ سپرنٹنڈنس، ویڈنگ وغیرہ کے اخراجات کمپنی کی طرف سے پوری اسٹیٹ بشمول نان بیئرنگ ربر اسٹیٹ کے سلسلے میں کیے جانے کی اجازت اس بنیاد پر دی گئی تھی کہ قابل تشخیص منافع تک پہنچنے کے لیے بمبر کو سپرنٹنڈنس، ویڈنگ وغیرہ کے اخراجات کو کم کرنے کا حق ہے۔ پوری اسٹیٹ پر اور نہ صرف اس طرح کے اخراجات کے 1/7 پر۔ لارڈ صدر نے صفحہ 534 پر فرمایا:

"ٹھیک ہے یہ کیس کے لیے بالکل درست ہے، لیکن اسے ضرور لیا جانا چاہیے، کیونکہ آپ کو ہمیشہ اس مقدمے کے جج کا بیلا سیکنڈم میٹریم سبجیکٹ لینا چاہیے۔ لیکن یہ کہنا کہ لارڈ ایشر کا بیان یہ ہے کہ آپ کو ہر سال بالکل خود ہی لینا چاہئے اور اس خرچ کے علاوہ کوئی خرچ نہیں ہونے دینا جو سال بھر کے منافع کے مقابلہ میں ڈالا جاسکتا ہے اس سے کہیں زیادہ زور دینا میرے فیصلے میں لیا جائے گا۔"

مدعا علیہ کے وکیل نے آسام بنگال سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال اور خاص طور پر صفحہ 983 کے ایک حوالے پر اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا جہاں بھگوتی جے نے مشاہدہ کیا:

"اس طرح آمدنی کمانے والے اثاثے کے حصول اور آمدنی حاصل کرنے کے عمل کے درمیان فرق کیا گیا تھا۔ اس اثاثے کے حصول میں ہونے والا خرچ سرمایہ خرچ تھا اور منافع کمانے کے عمل میں خرچ آمدنی کا خرچ تھا۔"

لیکن اس کیس کا موجودہ کیس کے حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی اس حوالے کا موجودہ کیس کے حقائق سے کوئی تعلق ہے۔ وہاں سوال یہ تھا کہ کیا کچھ ادائیگیاں کیپیٹل اخراجات یا محصولات کے اخراجات کے ذریعے کی گئی تھیں۔ تعین کنندہ نے بیس سال کے لیے حکومت سے لیز حاصل کی اور لیز کے لیے کرایہ اور رائلٹی ادا کرنے کے علاوہ، تعین کنندہ کو لیز کی شرائط کے تحت 'تحفظ فیس' کے طور پر مزید دو رقم ادا کرنی پڑیں۔ ان رقم کو سرمائے کے اخراجات کے طور پر ٹھہرایا گیا تھا کیونکہ وہ کسی اثاثے کے حصول یا پائیدار نوعیت کے فائدے کے لیے خرچ کیے گئے تھے اور یہ تعین کنندہ کے کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے کام کرنے والے یا آپریشنل اخراجات کا حصہ نہیں تھے۔

ہماری رائے میں پوری اسٹیٹ کی سپرنٹنڈنس، ویڈنگ وغیرہ پر خرچ ہونے والی رقم کو کمائے گئے منافع کے مقابلے میں استعمال کرنے کی اجازت ہونی چاہیے تھی اور یہ کٹوتی کے دعوے کا کوئی جواب نہیں ہے کہ ان اخراجات کا کچھ حصہ اس سال میں واپس نہیں آیا کیونکہ تمام اس سال درخت ربر نہیں دے رہے تھے۔

لہذا ہم ان اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے فیصلوں اور احکامات کو ایک طرف رکھتے ہیں اور تینوں زرعی انکم ٹیکس ریفرنسز میں اپیل کنندہ کے حق میں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ اپیل کنندہ کو اس کے اخراجات اس عدالت اور ہائی کورٹ میں ہوں گے۔ اس عدالت میں ایک سماعت کی فیس۔

اپیلوں کی اجازت ہے